خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک المناک حادثہ

سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی اچانک وفات

قلم کانپتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور جسم میں کپکپی پیدا ہوتی ہے۔ یہ لکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی برادر زادی۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی نواسی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ جنہوں نے چند ہی روز ہوئے بی۔ اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی تھی۔ ۱۹-۲۰ احسان (جون) کی درمیانی رات کے ساڑھے تین بجے اچانک وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

یہ حادثہ جس قدر المناک۔ اور دردانگیز ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت نہیں جس نے بھی سنا۔ حیران و ششدر رہ گیا۔ حادثہ کی تفصیل دوسری جگہ درج کی گئی ہے جس سے ظاہر ہے کہ چند گھنٹوں کے اندر اندر ایک نہایت قیمتی وجود جو کئی سال کی تعلیم و تربیت سے تکمیل کی ایک حد کو پہنچا تھا۔ دنیا سے اٹھا لیا گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

صاحبزادی صاحبہ موصوفہ نے اپنی تھوڑی سی عمر کا ایک ایک لمحہ خدمت دین کے لئے تعلیم حاصل کرنے میں صرف کیا۔ کھیل کود کے زمانہ میں بھی اپنا آرام و آسائش محض اس لئے قربان کر دیا۔ کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کرنے کے قابل بنیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ یہ مقصد تو ان کو بہترین رنگ میں حاصل ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے انہیں قبول فرما لیا۔ لیکن افسوس کہ ان کے فیوض اور برکات سے دوسرے محروم رہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ تیسرا حادثہ ہے۔ یا بالفاظ بلیغ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تیسری عظیم الشان قربانی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد میں آپ کے خاندان نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اسلام کی خاطر پیش کی ہے۔ ایک دفعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم نسواں کا مقصد یہ بیان فرمایا تھا کہ "تبلیغ کے ذرائع کو وسیع کرنا۔ اور عورتوں کے خیالات کو تعلیم کی روشنی سے منور کرنا۔" نیز فرمایا تھا۔ "اس وقت اسلام کے لئے سب سے زیادہ زبردست قلعہ عورتوں کے دماغوں میں بنایا جا سکتا ہے۔" اس مقصد کے حصول کے لئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وابستگی رکھنے والی مبارک خواتین نے آگے قدم بڑھایا۔ چنانچہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسری گراں بار ذمہ واریوں کے ساتھ تعلیمی ترقی کی طرف بھی توجہ کی۔ اور آخر اسی جدوجہد میں جان دیدی۔ پھر اسی غرض کے لئے سیدہ سارہ بیگم صاحبہ نے غیر معمولی جدوجہد شروع کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں کافی ترقی کر لی۔ مگر قویٰ نے جواب دیدیا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئیں۔ اب یہ تیسری شہادت ہے۔ جو سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ مرض الموت سے ظاہر ہے۔ کہ دماغ پر غیر معمولی بوجھ پڑا۔ اور وفات واقعہ ہو گئی۔

خدا تعالیٰ کے حضور یہ قربانیاں یقیناً قبول ہو چکی ہیں۔ اب جماعت کا فرض ہے۔ کہ ان کی قدر و قیمت اچھی طرح جانے۔ اور اپنے اندر خاص بیداری اور صلاحیت پیدا کرے۔ کہ خدا کی راہ میں شہادت پانے والوں کی بہترین یادگار یہی ہے ۔

صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ کی وفات اور تجہیز و تدفین

قادیان ۔ ۲۰۔ احسان۔ صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ گزشتہ رات کے گیارہ بجے تک بالکل تندرست تھیں۔ اس وقت سونے کے لئے چارپائی پر لیٹیں۔ اور قریباً ایک گھنٹہ کے بعد گھبرا کر اٹھ بیٹھیں اور سردرد کی شکایت کی۔ تشنج کی شکایت بھی پیدا ہو گئی۔ منہ متورم ہو گیا۔ اور بیہوشی طاری ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد دو دفعہ قے ہوئی۔ اور ہوش آیا۔ تو سخت سردرد اور سردی کی شکایت کی۔ پھر قے ہوئی جس کے معاً بعد بے ہوشی طاری ہو گئی۔ اور ساتھ ہی سانس میں رکاوٹ کی تکلیف ہونے لگی۔ اس کے بعد یہ دونوں عارضے آخر وقت تک رہے۔ علاج کے لئے ڈاکٹر محمد شاء اللہ صاحب۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور ظفر نور صاحبہ نرس کو بلایا گیا۔ بعض ضروری ادویہ کے ٹیکے کئے گئے۔ لیکن سانس اور بے ہوشی میں کوئی فرق نہ آیا۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے پہلی بار دیکھتے ہی حالت مایوس کن بتلائی۔ لمبر پنکچر بھی کیا گیا جس سے خون ہی خون نکلا۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اور آخر ساڑھے تین بجے صبح بعمر ۲۲ سال صاحبزادی صاحبہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرض کے آغاز سے لے کر موت تک جو علامات پائی گئیں۔ ان سے معالج ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ Haemorrhages in to the base of brain یعنی دماغ کے پیندے میں جریان خون ہؤا ہے۔ سابقہ بیماریوں کے واقعات سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ مرحومہ کے دماغ میں کچھ کمزوری تھی۔ اول تو پیدائش پورے وقت کی نہ تھی۔ پھر بچپن میں اکثر بیمار رہا کرتی تھیں۔ اور بار بار تشنج کے دورے ہؤا کرتے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ خون کی نالیوں میں ان دوروں کے باعث خرابی اور کمزوری موجود ہو۔ جو اب ظاہر ہوئی۔ جریان خون کے بواعث خواہ کچھ بھی ہوں۔ مگر علامات بالکل واضح تھیں۔ اور لمبر پنکچر سے تشخیص واضح اور مکمل ہو گئی۔ چنانچہ سوئی کے راستے اچھی خاصی تیزی کے ساتھ خون نکلا نہ کہ پانی۔

صاحبزادی صاحبہ کی شدید تکلیف دیکھ کر حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اطلاع کرائی۔ حضور اسی وقت تشریف لے آئے۔ اور مرض کی شدت کے وقت حضور بہت متوجہ ہو کر حالات دریافت فرماتے رہے۔ اور خود بھی ہومیوپیتھک دوائی دینے کے لئے مرض کے کوائف معلوم کئے مگر ابھی دوائی تجویز نہ ہوئی تھی۔ کہ حضور کی تشریف آوری کے پندرہ بیس منٹ بعد صاحبزادی صاحبہ وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے معاً بعد تمام خاندان کو اطلاع دیدی گئی۔ اور تھوڑی ہی دیر میں خاندان کے تمام افراد پہونچ گئے۔ مرزا ظفر احمد صاحب کو کلکتہ۔ مرزا داؤد احمد صاحب کو سندھ اور حضرت نواب محمد علی خانصاحب بیگم صاحبہ اور مرزا منصور احمد صاحب کو مالیر کوٹلہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو حصار اور جناب مرزا عزیز احمد صاحب کو فیروز پور تاریں بھیجی گئیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالےٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ لاہور تھے۔ ان کو بذریعہ فون مطلع کیا گیا۔ جو جلدی تشریف لے آئے۔ دن چڑھے جوں جوں خبر ہوتی گئی۔ مرد عورتیں بکثرت آنے لگیں۔ اور دن بھر آمدو رفت کا تانتا بندھا رہا۔ مرکزی دفاتر و درسگاہوں میں چھٹی کر دی گئی۔ جنہیں ۲۴ تار دیئے گئے۔ ان میں سے مرزا عزیز احمد صاحب۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مرزا منصور احمد صاحب اور خان مسعود احمد خان صاحب مرزا مبارک احمد صاحب مرزا مبشر احمد صاحب۔ مرزا مجید احمد صاحب مرزا مبارک احمد صاحب ابن مرزا عزیز احمد صاحب و سید داؤد احمد صاحب لاہور سے پہنچ گئے۔ ساڑھے چھ بجے شام جنازہ اٹھایا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور دیگر خاندان نبوت کے افراد جنازہ کو اٹھا کر باہر لائے اور پھر بہت بڑے مجمع کے ساتھ جنازہ روانہ ہؤا اور بہت سے لوگوں کو باری باری کندھا دینے کا موقع ملا۔ باغ میں سات بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کئی ہزار کے مجمع سمیت نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد جنازہ مقبرہ بہشتی میں لایا گیا۔ اور اس چاردیواری کو شمال کی طرف وسیع کر کے جس میں مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے۔ قبر کھودی گئی۔ نعش حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے قبر میں رکھی۔ اور اوپر کی اینٹیں چن کر مٹی ڈال دی گئی۔ تدفین مکمل ہو جانے پر حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور واپس تشریف لے آئے۔

آہ عزیزہ امۃ الودود!

(از حضرت سید محمد اسحاق صاحب)

احمدی دوستوں کو آج کے اخبار "الفضل" سے یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الودود بی۔ اے نے اچانک چند گھنٹے بیمار رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور ہم سب کو داغ مفارقت دے گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے چند روز ہوئے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا تھا۔ اور جماعت کی تعلیمی ترقی کی اس سے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں۔ مگر اس اچانک حادثہ نے بتا دیا۔ کہ تدبیر پر تقدیر غالب ہے۔ یعنی انسانی ارادوں پر خدا کی حکمتیں فوقیت لے جاتی ہیں۔

مرحومہ نہایت باحیا اور عفت و عصمت کی پتلی تھی۔ ساری عمر طالب علمی میں بسر کی۔ خانہ داری کے دائرہ میں ابھی قدم نہ رکھا تھا۔ نہ ابھی نکاح بلکہ منگنی تک نہ ہوئی تھی ہم سب خاندان والوں کو اس کی لیاقت اور قابلیت سے بہت سی امیدیں تھیں مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

یہ صدمہ ساری جماعت کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ بالخصوص مرحومہ کے والدین اور باقی خاندان کے لئے مگر ہم سب جانتے ہیں۔ کہ وہ لوگ ابناء فارس ہیں اور ایسے ہی موقعوں کے لئے ان کا خدا انہیں کہہ چکا ہے۔ کہ خذوا التوحید خذوا التوحید یا ابناء الفارس یعنی اے فارسی الاصل شخص کے بیٹو! تم پر بڑے سے بڑا حادثہ بھی آئے تو بھی تم اسے برداشت کر لینا کیونکہ تمہارا اصل مقصد تو توحید کا قیام ہے۔ وہ کسی حالت میں ضائع نہ ہونے دینا۔ پس ہم اہل فارس کو کیا سبق سکھائیں جبکہ ان کا خدا انہیں یہ سبق وضاحت سے سکھا چکا ہے۔ یہاں پر جاننا چاہیئے۔ لفظ توحید میں ایک عجیب نکتہ ہے۔ کہ اے ابناء فارس توحید یعنی یکتا ہونا خدا تعالےٰ سے مختص ہے۔ پس تم محبت میں خوف میں امید میں تعظیم میں دل لگانے میں مجھے ہی یکتا سمجھو۔ یہ نہیں کہ تمہارا کوئی محبوب تم سے جدا ہو۔ تو تم اتنا رنج کرو کہ اسے یکتائی کا مرتبہ حاصل ہو جائے پس بے شک امۃ الودود ایک موتی تھا۔ جو ابنائے فارس کے ہاتھوں سے لیا گیا۔ مگر کس نے لیا؟ اسی نے جس نے دیا تھا۔ اسی لئے اس صدمہ کے وقت ابناء فارس کو وہی کہنا چاہیئے۔ جو ان کے باپ نے کہا تھا کہ:-

جگر کا ٹکڑا مبارک احمد جو پاک شکل اور پاک خو تھا
وہ آج ہم سے جدا ہؤا ہے ہمارے دل کو حزیں بنا کر
کہا کہ آئی ہے نیند مجھ کو یہی تھا آخر کا قول لیکن
کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر
برس تھے آٹھ اور کچھ مہینے کہ جب خدا نے اسے بلایا
بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

پس سچے باپ کے سچے بیٹوں کا یہی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سچے باپ کے نقش قدم پر چلیں۔ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا تھا کہ واتبعت ملۃ آبائی ابراہیم واسحاق ویعقوب ما کان لنا ان نشرک باللہ من شیء ذالک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون یعنی اے میرے قید و بند اور مصیبت کے وقت کے ساتھیو! میں تو اس خطرناک مصیبت میں بھی اپنے نیک اور پاک باپ دادا کا رویہ اختیار کروں گا۔ اور وہ رویہ یہ ہے۔ کہ میں اپنی زندگی کے کسی شعبہ میں بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانوں گا اور ہمارے خاندان کا یہ توحیدی رویہ ہی ہم پر خدا کا خاص فضل ہے۔ ورنہ اگر ہمیں توحید کا یہ مقام حاصل نہ ہوتا۔ تو ہم میں اور دوسرے لوگوں میں فرق ہی کیا تھا۔ اور ہمارا یہ توحیدی مقام نہ صرف ہمارے خاندان کے لئے بلکہ ہماری اتباع میں ساری دنیا کے لئے ایک رحمت اور فضل ہے۔

غرض ابناء فارس بے شک آج سرور کائنات کی طرح العین تدمع والقلب یحزن کے مصداق ہیں یعنی ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر اور ان کے دل غم سے پُر ہیں۔ مگر وہ حضور ہی کی اتباع میں یہ کہتے ہیں۔ کہ ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا تبارک و تعالےٰ یعنی مجال نہیں کہ ہمارے مونہہ سے کوئی کلمہ الٰہی منشاء کے خلاف نکل جائے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جماعت میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے بعد سب سے بڑے رکن تھے۔ جب وہ فوت ہوئے تو خدا نے اپنے مسیح کی معرفت جماعت سے کہا۔ ڈرو مت مومنو۔ یعنی گو عبدالکریم کی وفات جماعت کے لئے نقصان کا موجب ہے۔ مگر مومن کو ہر امر میں خدا کی قدرتوں پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اور جب خدا کی قدرتوں پر اس کی نظر ہوگی۔ تو پھر ڈر کیسا۔ اسی طرح خاندان فارس کے پیش آنے والے صدموں کو مد نظر رکھ کر خدا نے اپنے مسیح کی معرفت فرمایا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

جنگ کی تباہیوں سے دُنیا کس طرح بچ سکتی ہے؟

موجُودہ جنگ جو ہولناک صُورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اس کو دیکھتے ہُوئے طبعی طور پر انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا دُنیا میں کوئی ذریعہ ایسا نہیں۔ جو لوگوں کو اس قسم کی خوفناک تباہی سے بچا سکے۔ اور جس سے ظالم کے ہاتھ کو روکا جا سکے گزشتہ جنگ کے خاتمہ پر اسی جذبہ سے متاثر ہو کر یورپین اقوام نے لیگ آف نیشنز کی بنیاد رکھی۔ مگر اس لیگ کی بناوٹ میں ایسے نقائص رہ گئے۔ جن کے نتیجہ میں وُہ امن قائم رکھنے میں بُری طرح ناکام ہوئی۔ اب جبکہ پھر دُنیا کو ایک بہت بڑی جنگ کا سامنا ہے۔ یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ امنِ عالم کے قیام کا کوئی ذریعہ ہے یا نہیں۔ اخبار "ہندو" لاہور (۱۹-جون) نے اس سوال پر بحث کرتے ہُوئے لکھا ہے:۔

"موجُودہ جنگ کی خوفناک تباہی کو دیکھ کر آج بھی کئی اصحاب کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اس جنگ کو روکنے کا کیا انتظام ہونا چاہیئے۔ ان اصحاب کی رائے میں اس کا ایک علاج تو یہ ہے۔ کہ دُنیا کی ان تمام قوموں کی جو جنگ کی مخالف ہوں۔ ایک "ورلڈ فیڈریشن" قائم کی جائے۔ یہ فیڈریشن ایک گورنمنٹ ہو۔ اس کے پاس باقاعدہ فوج ہو۔ اور جو ملک اس کے ممبر ہوں۔ ان کے تمام ذرائع اس کے اختیار میں ہوں۔ تا کہ اگر کوئی دوسری قوم فیڈریشن کا مقابلہ کرنا چاہے۔ تو فوج اور دوسرے ذرائع کو اس کے خلاف استعمال کیا جا سکے"۔

"امن عالم" کے قیام کی یہ تجویز دراصل اس اسلامی لیگ آف نیشنز کی ایک دھندلی سی تصویر ہے۔ جس کی تشکیل بین الاقوامی مناقشات۔ اور جنگ و قتال کے سدباب کے لئے قرآن مجید نے ضروری قرار دی ہے۔ اور جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے۔ کہ

ان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احداھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفیٓء الیٰ امر اللہ۔ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر دو قومیں آپس میں لڑ پڑیں۔ تو دُوسری قوموں کو چاہیئے۔ کہ وُہ ان کو جنگ سے روکیں۔ اور جو جنگ کی وجہ ہو۔ اس کو مٹا کر ہر ایک کو اس کا حق دلائیں لیکن اگر باوجُود اس کوشش کے کوئی قوم لڑائی سے باز نہ آئے۔ اور دوسری قوم پر حملہ کر دے۔ تو جو قوم زیادتی کر رہی ہو۔ اس سے باقی تمام قومیں مل کر جنگ کریں۔ یہاں تک کہ وُہ ظلم کا خیال چھوڑ دے۔ اس کے بعد ان میں انصاف اور عدل سے صلح کرا دو۔ اور یہ سمجھ لو۔ کہ اللہ تعالےٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے:۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب دو قوموں میں لڑائی اور فساد کے آثار ظاہر ہوں۔ تو دوسری قوموں کو چاہیئے۔ کہ بجائے اس کے کہ وُہ کسی کی طرفداری کریں۔ دونوں کو نوٹس دے دیں۔ کہ وُہ ان کے سامنے معاملہ پیش کر کے اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرا لیں اگر وُہ مان لیں۔ تو جھگڑا جاتا رہیگا لیکن اگر ان میں سے کوئی نہ مانے تو دوسرا قدم یہ ہونا چاہیئے۔ کہ باقی سب اقوام ظالم کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیں۔ اور چونکہ ایک قوم سب اقوام کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ اس لئے لازماً وہ جلد صلح پر آمادہ ہو جائے گی جب وُہ صلح کے لئے تیار ہو جائے۔ تو تیسرا قدم یہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ ان میں صلح کرا دی جائے۔ اور صلح انصاف پر مبنی ہو۔ یہ نہ ہو۔ کہ چونکہ ایک فریق مخالفت کر چکا ہے۔ اس لئے اسے کچلنے اور ذلیل کرنے کی کوشش کی جائے:۔

اگر لیگ آف نیشنز ان اصُول پر قائم ہو۔ جو قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں۔ تو دُنیا سے جنگ کے مصائب آسانی سے دُور ہو سکتے ہیں۔ مگر اقوام عالم کی ان اصُول کے خلاف آج یہ حالت ہے۔ کہ اول تو جب ظالم کو وُہ ظلم کرتے دیکھتی ہیں۔ تو الگ بیٹھ کر تماشہ دیکھتی رہتی ہیں۔ اور پھر اگر شامل بھی ہوتی ہیں۔ تو فریق جنگ کی حیثیت میں۔ نہ کہ جھگڑا چکانے کے لئے ثالث کی حیثیت میں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دُنیا کا امن برباد ہو جاتا ہے۔ اور لوگ ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں گرتے چلے جاتے ہیں۔

پس اگر دُنیا امن کا سانس لینا چاہتی ہے۔ اگر وُہ جنگ کے بادلوں کو افق آسمان سے ہٹا ہُوا دیکھنا چاہتی ہے۔ تو اس کی ایک ہی صورت ہے اور وُہ یہ کہ اسلامی اصول پر لیگ آف نیشنز کی بنیاد قائم کی جائے۔ جب تک ان زریں اصول کو بروئے کار نہیں لایا جائے گا لڑائی کے بھیانک نظارے دُنیا کے سامنے ضرور آتے رہیں گے:۔

تحریک جدید کے جلسوں کے انعقاد اور چندہ کی ادائیگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۷۔ جون ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں یہ ہدایت فرما چکے ہیں۔ کہ ۱۱۔ اگست کو تمام مقامات پر تحریک جدید کے متعلق جلسے کئے جائیں۔ جن میں اس تحریک کے مطالبات کے فوائد اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی جائے۔ اور لوگوں کو تحریک کی جائے۔ کہ وُہ ان پر عمل پیرا ہونے میں اپنی سست گامی کو ترک کر کے زیادہ بیداری اور ہوشیاری کا ثبوت دیں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ اس جلسہ سے قبل مردوں عورتوں اور بچوں کے علیحدہ علیحدہ جلسے کئے جائیں۔ اور ان میں بار بار ان مطالبات کو دہرایا جائے۔ تا کہ جماعت کا ہر طبقہ اپنی ذمہ واری کو سمجھے۔ اور اس میں ان مطالبات پر عمل کرنے کے لئے ایک نئی رُوح۔ نیا جوش۔ اور نیا ولولہ پیدا ہو جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے ماتحت تمام جماعت ہائے احمدیہ کے سکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس ارشاد کے پیش نظر ان جلسوں کے لئے ابھی سے جد و جہد شروع کر دیں۔ اور کوشش کریں۔ ان جماعتوں کا چندہ تحریک ۱۱ اگست تک ادا ہو جائے۔ دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید، اعلان کر چکا ہے۔ کہ جو دوست ۱۱ اگست تک اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیں گے۔ ان کے اسماء دعا کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اور یہ ایک ایسی سعادت ہے جس میں حصہ لینے کے لئے ہر مخلص احمدی بقدر امکان کوشش کرنا اپنا فرض سمجھے گا۔

پس تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ تحریک جدید کے جلسوں کے انعقاد اور چندہ تحریکِ جدید کی ادائیگی کے لئے کوشش فرمائیں۔ تحریکِ جدید کا چھٹا سال نصف سے زائد گزر چکا ہے۔ اور اب سال کے نصف آخر میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ چندوں کی ادائیگی میں زیادہ مستعدی کا ثبوت دیا جائے:۔

غیر مبایعین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل فیضان سے انکار

(۱)

پیغام صلح ۱۲ جون ۱۹۴۰ء میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ایک مضمون بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کی نسبت قادیانیوں کا غلط عقیدہ" شائع ہوا ہے۔ عنوان کو پڑھ کر تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شائد ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون میں یہ ثابت کریں گے۔ کہ جماعت احمدیہ جو یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے توسط سے امت محمدیہ میں نبی ہو سکتا ہے۔ یہ ان کا غلط عقیدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوت قدسی اور فیضان کے مالک نہیں۔ لیکن جب مضمون پڑھا تو یہ عجیب بات دیکھنے میں آئی۔ کہ ڈاکٹر صاحب جماعت احمدیہ کی طرف یہ امر منسوب کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان اور قوت قدسی کو بند مانتی ہے۔ اپنے مضمون کے شروع میں ڈاکٹر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی اور فیضان کے جاری ہونے کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ اور پھر یہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ گویا جماعت احمدیہ اب اس فیضان محمدی کی قائل نہیں۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان محولہ تحریرات میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً وہ حضرت مسیح کا ایک حوالہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲ سے یوں پیش کرتے ہیں۔

"میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں۔ کہ انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا تک نہیں پہونچ سکتا۔ اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے"۔

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس سے پہلے دو سطریں عمداً حذف کر دی ہیں۔ تا یہ نہ معلوم ہو سکے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے کس نعمت پانے کا ذکر فرما رہے ہیں۔ چنانچہ حضور اس سے قبل فرماتے ہیں۔

"سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

چونکہ ان سطروں سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعمت نبوت کو بھی علی وجہ الکمال حاصل کیا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے اس حصہ تحریر کو اپنے عقیدہ کے خلاف نتیجہ خیز ہونے کی وجہ سے عمداً حذف کر دیا اسی طرح جہاں ڈاکٹر صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی کے بیان پر مشتمل ایک لمبا حوالہ پیش کیا ہے۔ وہاں حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶ و ۹۷ کا ذیل کا نہائت ضروری حوالہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال فیضان پر دال ہے۔ عمداً درج نہیں کیا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہونچا۔ کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کی مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال اور حضور کی قوت قدسی کی انتہائی شان بیان فرمائی ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے ثبوت دیتے ہوئے اس نہائت ضروری حوالہ کو بھی نظر انداز کر دیا۔ کیونکہ اگر وہ یہ حوالہ پیش کرتے۔ تو پھر ان کو خاتم النبیین کے ان معنوں پر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر یعنی اتباع سے آپ کا ایک امتی مقام نبوت حاصل کر سکتا ہے پر اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش نہ رہتی۔

چونکہ ڈاکٹر صاحب کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب ان معنوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی ایجاد قرار دے چکے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب بھی ان معنوں کو طنزاً اور تحقیراً محمودی معنی (ملاحظہ ہو پیغام صلح صفحہ ۵ کالم ۲) قرار دے کر ان معنوں کو رد کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے اس حوالہ کا پیش کرنا ان کے لئے واقعی ایک مشکل امر تھا۔ کیونکہ اس حوالہ کی موجودگی میں وہ حق پر پردہ نہیں ڈال سکتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس قدر حوالہ جات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی اور فیضان کے ثبوت میں پیش کئے ہیں۔ وہ ہمیں سب مسلم ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ حوالہ جات بھی جو ان کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال فیضان اور انتہائی قوت قدسی کا ثبوت دے رہے ہیں جن میں سے بطور نمونہ دو پیش کئے گئے ہیں۔

پس ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و وآلہ وسلم کے اس فیضان کی قائل نہیں۔ جس کا ذکر ان کے پیشکردہ حوالہ جات میں ہے سراسر غلط ہے۔ بلکہ میں یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب اور ان کے رفقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کمال فیضان اور قوت قدسی سے منکر ہیں۔ جس پر خاتم النبیین کے الفاظ مشتمل ہیں۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک امتی نبی ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہ خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔

ڈاکٹر صاحب جماعت احمدیہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کو بند ماننے کا الزام دینے کے لئے ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی کے کسی ٹریکٹ سے ایک حوالہ اس مضمون کا پیش کرتے ہیں۔ کہ

"پس ہمارے نزدیک حضرت عیسے کی قوت قدسی اتنی تھی۔ کہ ان کی وفات کے بعد چھ سو برس تک اللہ تعالےٰ کو کسی نبی کے مبعوث کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوت قدسیہ سے دوگنی تھی اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تیرہ سو برس تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا"۔

میرے پاس جناب خادم صاحب کا اصل ٹریکٹ تو موجود نہیں۔ لہٰذا اس کا تفصیلی جواب تو وہ خود دیں گے۔ میں اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب اس حوالہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ کے بند ماننے کا نتیجہ نکالتے ہیں وہ درست نہیں

کیونکہ خادم صاحب کا تمام جماعت احمدیہ کی طرح یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں امتی نبی ہیں۔ یعنی آپ کی نبوت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قدسی اور کمال فیضان کا ظہور ہے ہاں اس حوالہ کو اگر ڈاکٹر صاحب نے درست طور پر پیش کیا ہے۔ تو اس کا مفہوم صرف یہی ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قوت قدسیہ نے اس لحاظ سے کہ ان کے بعد کوئی نبی بھیجے کی ضرورت پیش نہ آئے چھ سو سال تک کام کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے اس لحاظ سے کہ آپ کے بعد کسی نبی کو نہ بھیجا جائے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے دگنا اثر دکھایا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ خادم صاحب اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیضان کو کہ آپ کی پیروی سے کوئی شخص مقام نبوت پا سکتا ہے بند مانتے ہیں۔ بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ جب جب اللہ تعالٰے کو ضرورت محسوس ہوگی کہ دنیا کی اصلاح کے لئے کوئی نبی مبعوث فرمائے۔ تو وہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی مقام نبوت حاصل کرے گا۔ اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان قیامت تک جاری رہے گا۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی طرف یہ امر منسوب کیا ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر تشریعی نبی نہیں بلکہ تشریعی نبی مانتے ہیں۔ اس غرض کے لئے انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے ایک خطبہ سے ایک ادھورا اقتباس پیش کیا ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کہ آپ نے کہا ہے:۔

"کوئی نبی بغیر کتاب اور شریعت کے نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ تو ضروری بات ہے۔ کہ وہ بھی کتاب اور شریعت لائیں۔ پس اب جو قرآن ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کا ہے۔ اور جو شریعت ہے وہ حضرت مرزا صاحب کی ہے"۔

ڈاکٹر صاحب نے جون ۱۹۲۴ء کے کسی خطبہ میں اس حوالہ کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے۔ مگر یہ خطبہ ۴ جولائی ۱۹۲۴ء کا ہے۔ جو ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں:۔

"پس جن پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے۔ وہ معمولی انسان نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی ہستیاں دنیا سے جدا ہوتی ہیں۔ اور ان کے لئے خدا تعالٰے یہاں تک کہتا ہے۔ کہ اگر کوئی میرا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ان کے ذریعہ حاصل کرو۔ اور ایسے انسان شرعی ہوں یا غیر شرعی ایک ہی مقام پر ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو غیر شرعی کہتے ہیں۔ تو اس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ وہ کوئی نیا حکم نہیں لایا۔ ورنہ کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا جو شریعت نہ لائے۔ ہاں بعض نبی نئی شریعت لاتے ہیں۔ اور بعض پہلی شریعت کو ہی دوبارہ لاتے ہیں۔ پس شرعی نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے کلام لائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریعی نبی ہیں۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ قرآن پہلے لائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر تشریعی نبی ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ پہلے قرآن نہیں لائے۔ ورنہ قرآن آپ ہی لائے۔ اگر نہ لائے تھے۔ تو خدا تعالٰے نے کیوں کہا۔ کہ اسے قرآن دے کر کھڑا کیا گیا ہے"۔ (الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء)

یہ حوالہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے صاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر تشریعی نبی ہی قرار دیا ہے۔ نہ کہ تشریعی نبی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام قرآن مجید کو دوبارہ لانا یعنے تجدید تعلیم قرآن بیان فرمایا ہے۔ نہ کچھ اور۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے اس خطبہ کو بگاڑ کر اس کا مفہوم کچھ کا کچھ بنا دیا۔

اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے اسی خطبہ کا ایک حصہ یوں درج کیا ہے۔ "اور جس طرح نبی کے آنے سے گذشتہ نبیوں کے سامنے ایک دیوار کھینچ دی جاتی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کی نبوت نے حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے سامنے ایک دیوار کھینچ دی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمنزلہ ایک سوراخ کے ہیں۔ جن میں سے محمد رسول اللہؐ اور گذشتہ انبیاء نظر آتے ہیں۔ ورنہ قصہ ختم"۔

مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے خطبہ میں یوں فرماتے ہیں:۔ "پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب کوئی نبی آجائے تو پہلے نبی کا علم بھی اسی کے ذریعہ ملتا ہے بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کے لئے بمنزلہ سوراخ کے ہوتا ہے پہلے نبی کے آگے دیوار کھینچ دی جاتی ہے۔ اور کچھ نظر نہیں آتا۔ سوائے آنے والے نبی کے ذریعہ دیکھنے کے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دی۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اسی ذریعہ سے نظر آئے گا۔ کہ حضرت مسیح موعو علیہ السلام کی روشنی میں دیکھا جائے"۔

میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے مندرجہ بالا قول پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ وہی بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح صفحہ ۵۶ پر بیان فرمائی ہے چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ اور مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کا قول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا قول کی گونہ تشریح ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کے نزدیک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کا قول نکتہ چینی کا محل ہو سکتا ہے۔ تو وہ بتائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔ کہ "بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"۔

خاکسار:۔ قاضی محمد نذیر لائلپوری

تقرر

(۱) سید بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال منورہ آباد (سندھ) چونکہ اس جگہ سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان کی جگہ میاں مسعود احمد صاحب خورشید کو اس جماعت کے لئے سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔

(۲) منشی محمد الدین صاحب سیکرٹری مال محلہ دارالبرکات ایک ماہ کیلئے قادیان سے باہر جا رہے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں مولوی عطا محمد صاحب کو بطور قائمقام سیکرٹری مال محلہ دارالبرکات مقرر کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال

شردھاپور (کیرنگ) میں مناظرہ نہ ہوا

قریباً دو ہفتہ خاکسار کیرنگ ضلع پوری میں مقیم رہا۔ اس جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کافی تعداد میں ہے۔ اور ارد گرد ہندو آبادی بہ نسبت مسلمان آبادی کے بہت زیادہ ہے۔ خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق کیرنگ کے مضافات میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں تبلیغ شروع کرادی۔ پہلے ہفتہ کے لئے ۸ گاؤں کو تبلیغ کے لئے چنا گیا۔ اور ہر بستی میں جماعت احمدیہ کیرنگ کے چار چار آدمیوں کا وفد روزانہ بھیجنا شروع کیا۔ وفد کا ایک ممبر خدام الاحمدیہ کا ممبر ہوتا تھا۔ مسلمان بستیوں میں سے ایک بستی میں جس کا نام شردھاپور ہے۔ سخت مخالفت شروع کی۔ اور بالآخر خود ہی شرائط مقرر کر کے مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ ہم نے کہا۔ مناظرہ فریقین کے درمیان مساوی شرائط پر ہوتا ہے۔ مگر انہوں نے بار بار اپنی بات پر ہی اصرار کیا۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ کسی طرح اپنی ضد چھوڑتے ہی نہیں۔ تو ہم نے انہی کی شرائط کو منظور کر لیا۔ اس پر کہنے لگے۔ کہ اس جگہ چونکہ پولیس موجود نہیں۔ اور نہ مناظرہ کی منظوری لی ہے۔ اس لئے کسی وقت منظوری لے کر شہر میں جلسہ کریں گے۔ ان کے اس بہانہ کو لوگ سمجھ گئے۔ کہ غیر احمدی علماء احمدیوں سے مناظرہ کر نہیں سکتے۔

خاکسار:۔ ابوالبشارت عبدالغفور مبلغ سلسلہ احمدیہ

ضلع سرگودھا کی جماعتوں کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

مولوی ظفر الاسلام صاحب انسپکٹر بیت المال کو ضلع سرگودھا کی جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ اور وہ ایک دو روز میں پڑتال حسابات و تحصیل چندہ کے لئے روانہ ہونگے۔ احباب و عہدہ داران جماعت ہائے مقامی سے التماس ہے۔ کہ ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال اس اعلان کو دیکھتے ہی اپنے حلقہ ضلع ملتان روانہ ہو جائیں۔ (ناظر بیت المال)

بعض موصیوں کے متعلق ضروری اعلان

مندرجہ ذیل موصیان کو بذریعہ اخبار نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر اپنے بقایا کا فیصلہ دفتر بہشتی مقبرہ سے تسلی بخش طور پر کرلیں ورنہ ایک ماہ کے بعد ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔

۱۔ میاں احمد سعدی صاحب حیدرآباد دکن

۲۔ چوہدری مولا بخش صاحب ساکن لہ ٹھیکے ادوپے حال لاہور۔

۳۔ مسماۃ نور بیگم صاحبہ والدہ خان عبدالمجید خان صاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ کپورتھلہ

۴۔ مستری دین محمد صاحب بھوکے ستریاں ضلع گورداسپور

(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے

بقایا دار عہدہ داران کی رپورٹ کرنے کے لئے فارم ۲۲ مئی کو جماعتوں میں ارسال کر کے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ ان کو مکمل کر کے زیادہ سے زیادہ ۱۵ جون تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ چونکہ اب تک بہت کم فارم موصول ہوئے ہیں۔ اس لئے بطور یاددہانی پھر عہدہ داران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ فارم مذکورہ بہت جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

وصیت منسوخ

شیخ فضل قادر صاحب ولد شیخ نور احمد صاحب مرحوم کی وصیت منسوخ کی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کا طرز عمل رسالہ الوصیت کی شرط نمبر ۳ کے خلاف ہے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ایک لائبریری کے لئے بعض کتب کی ضرورت

دو سال پہلے ایک لائبریری موضع میانی ڈوگراں۔ علاقہ دریائے راوی بیٹ میں کھولنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ جس کی عمارت کا خرچ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی قیمت ایک صاحب نے اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے دیکر ممنون فرمایا تھا۔ یہ لائبریری خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی اور لوگ کثرت سے مطالعہ کتب کے لئے تشریف لانے لگے۔ اب سلسلہ سے باہر کی بعض کتب اور کچھ فرنیچر کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس میں حصہ لینا چاہیں وہ مندرجہ ذیل کتب کا انتظام نظارت دعوۃ و تبلیغ کی معرفت فرما دیں۔

(۱) تجرید بخاری۔ اردو شائع کردہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز لاہور (۲) صحیح مسلم مترجم اردو (۳) تاریخ اسلام اردو (۴) تذکرہ (۵) بائیبل اردو (۶) تفسیر محمدی از حافظ محمد لکھوکے (۷) جنم ساکھی بھائی بالا اردو۔ پرانا ایڈیشن (۸) ستیارتھ پرکاش اردو

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

گنج مغل پورہ لاہور میں احمدیہ لائبریری

گنج مغل پورہ میں لاہور میں ایک احمدیہ لائبریری قائم کی گئی ہے۔ جس میں اس وقت تک دو سو سے زائد کتب جمع ہو گئی ہیں۔ اس لائبریری کی تحریک آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل سید محمد سعید صاحب سلیم قادیانی نے کی تھی۔ جبکہ انہوں نے تینتیس کتب بطور عطیہ جماعت احمدیہ گنج کو دیں۔ پھر حکیم محمد علی صاحب آف باغبانپورہ نے قریباً یکصد کتب عنایت کیں۔ مندرجہ ذیل احباب نے بھی احمدیہ لائبریری کے لئے کتب دی ہیں۔

(۱) بابو فقیر اللہ صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ گنج تعداد کتب ۱

(۲) محمد عبدالحق صاحب مجاہد ۴

(۳) مستری حسن دین صاحب تعداد کتب ۱ × فائل الفضل و فائل فاروق ۲ جلد

ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

احقر:۔ حکیم جلال دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ

درخواست ہائے دعا

مکرم علی خان صاحب کیرنگ کی ہمشیرہ صاحبہ سخت علیل ہیں۔ عبدالحمید خان صاحب کوئٹہ کا بھتیجا نعیم احمد بیمار ہے۔ غلام قادر صاحب بھوپال بیمار رہیں۔ سب کے لئے دعائے صحت کی جاتے۔

بقیہ صفحہ ۲

کہ خذوا التوحید خذوا التوحید یا ابناء الفارس

اس وقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں میں گھر میں اکیلا ہوں۔ سب گھر والے بلکہ قادیان کے سب دوست کیا مرد اور کیا عورتیں سب کے سب صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے مکان پر جمع ہیں۔ اور شریعت کی حدود کے اندر جکڑے ہوئے آنسو بہا رہے ہیں۔ مگر میں بیماری کے سبب اپنی چارپائی پر پڑا ہوں اور اس صدمہ کے بخار کو ان سطور کے ذریعہ ہلکا کرنے کی کوشش میں لگا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اے رحیم و کریم خدا تو جو کچھ کرتا ہے یقیناً ہمارے فائدہ کے لئے کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خیال کرنا کہ تیرا کوئی کام ہم عاجز بندوں کے ستانے کے لئے ہوتا ہے اسے میں کفر سمجھتا ہوں۔ تیری شان اس سے بہت بلند اور بالا ہے کہ تو کوئی فعل بندوں کو محض دکھ دینے کے لئے کرے۔ بلکہ مجھے یقین ہے۔ اور یہی میرا ایمان ہے۔ اور اسی اعتقاد کو میں قرآن اور حدیث کے موافق سمجھتا ہوں۔ کہ تیری تمام تقدیریں خواہ وہ تقدیر خیر ہوں یا تقدیر شر سب کی سب ہمارے فائدہ کے لئے ہوتی ہیں کیونکہ والشر لیس الیک۔ ہاں کبھی تو ہنسا کر شکر پر انعام کرتا ہے۔ اور کبھی رلا کر صبر پر انعام دیتا ہے۔ اور یہی تیرے سب پاک بندوں کا مذہب ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

اس لئے میرا یقین ہے۔ کہ امۃ الودود کی موت بھی تیری عمیق در عمیق حکمتوں اور باریک در باریک مصلحتوں کے ماتحت انجام کار ہمارے لئے ایک گنج کرم ثابت ہوگی۔ مگر اے میرے خدا ہماری عقل تیری عقل کو اور ہمارا علم تیرے علم کو نہیں پہونچتا۔ ہم ناقص بندے ظاہر بین ہیں۔ اس لئے اے میرے خدا میں درد دل سے یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ تو نے جس طرح آج ابناء فارس کے دلوں کو غم کے حوض میں ڈبو کر ان پر آئندہ کسی بڑے سے بڑے انعام کا ارادہ کیا ہے۔ اے میرے خدا تو جلد سے جلد انہیں ہنسا کر ان پر اپنے انعامات کی بارش نازل فرما۔

اور اے میرے خدا اب ہم منتظر ہیں۔ کہ تو اپنے محبوب فارسی الاصل کی طرح اس کے بیٹوں کو بھی یہ کہنے کا موقعہ دے گا کہ

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اے میرے خدا ایک اور بات بھی میں تیری بارگاہ اقدس میں عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں اور وہ بات صرف اپنی طرف سے نہیں بلکہ ساری جماعت احمدیہ کی طرف سے عرض کرتا ہوں کہ دنیا میں عموماً لوگوں کے صدمے انہی تک محدود رہتے ہیں۔ مثلاً جس کا بیٹا فوت ہوتا ہے۔ صرف اسے یا اس کے چند رشتہ داروں کو صدمہ ہوتا ہے۔ جو طالب علم فیل ہوتا ہے۔ رنج اسے یا اس کے گنتی کے چند متعلقین تک محدود رہتا ہے۔ جو شخص بیمار ہوتا ہے۔ اسے یا اس کے چند اقرباء کو تکلیف ہوتی ہے۔ مگر اے ہمارے علیم و خبیر خدا تو ہم سے زیادہ اس امر سے واقف ہے کہ ابناء فارس کا یہ حال نہیں ان کا صدمہ انہی تک محدود نہیں۔ ان کا رنج صرف انہیں کے دائرہ کے اندر نہیں بلکہ اے علام الغیوب خدا ان کے صدمہ سے لاکھوں آدمیوں کے دل تڑپ اٹھتے ہیں۔ ان کا رنجیدہ چہرہ دیکھ کر تیرے منہ کی ہی قسم۔ تیرے لاکھوں بندے چلا اٹھتے ہیں۔ اے ہمارے مالک ان کے منہ پر رنج کا ایک ہلکا سا نشان اور غم کی ایک ہلکی سی لہر لاکھوں دلوں کو تڑپا دیتی ہے۔ اس لئے ان کے معاملہ میں کیوں نہ تیرے انعامات تقدیر خیر ہی کے ذریعہ ظاہر ہوا کریں؟ تاکہ انہیں غمگین دیکھ کر تیری پاک جماعت کے لاکھوں پاک دل یوں نہ تڑپا کریں۔ جس طرح آج قادیان میں اور کل اور پرسوں قادیان کے باہر تڑپیں گے۔ اے ہمارے قادر مطلق خدا ہماری تجھ سے یہ عاجزانہ التجا ہے۔ کہ تو ابناء فارس کو جس قدر انعامات دے ہنسا کر ہی دے اور اے پاک و برتر خدا اگر تو ہمیشہ ایسا ہی کرے تو تیرا ہاتھ کسی نے روکا ہوا تو نہیں اور یہ امر تیرے کسی وعدہ کے خلاف تو نہیں تو تو فعال لما یرید ہے اس لئے اے میرے خالق و مالک خدا میں اپنی طرف سے اور تمام احمدی جماعت کی طرف سے متفق طور پر تیرے حضور بڑے ادب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ عالیجاہ بادشاہ اب ہم میں فارسی الاصل موجود نہیں بلکہ وہ اب فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر یعنی تیرے دربار ہی میں عزت کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس لئے اس کمی کا بھی تو ہی تدارک فرما تو تو سچے وعدوں والا اور وفادار خدا ہے کیا تو اپنے بندے کی اولاد کو اس کے بعد خاص انعامات سے نہ نوازیگا کیوں نہیں تو تو خود فرماتا ہے۔ انی معک و مع اھلک۔

اسی ضمن میں اے میرے قادر و مقتدر خدا یہ عرض بھی کرتا ہوں۔ کہ گو تیرا مسیح ہم میں موجود نہیں مگر اس کی حرم محترم اشکو نعمتی سا نبیت خان دیجتی ہم میں موجود ہے۔ اے میرے خدا جس طرح سرور کائنات سے کسی نے پوچھا تھا۔ کہ من احب الناس الیک یا رسول اللہ یعنی آپ کو دنیا میں سب سے پیارا کون ہے تو حضور نے فرمایا عائشۃ یعنی عائشہ ہے (بخاری) اسی طرح میں اپنے سالہا سال کے یقینی مشاہدہ کی بنا پر علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ تیرے مسیح کو سب سے زیادہ محبت خدیجہ ثانیہ یعنی میری بہن سے تھی پس اے میرے خدا یہ پاک وجود تیرے مسیح کے بعد ۳۲ سال سے ابناء فارس بلکہ ساری جماعت کے سروں پر رحمت کا سایہ کئے ہوئے ہے۔ اس کے دل کو ابناء فارس کی تکلیفوں سے صدمہ ہوتا ہے۔ پس تو اے ہمارے رحیم خدا اور کسی وجہ سے نہ بھی سہی اسی کے بڑھاپے کی خاطر ابناء فارس کو ہر قسم کے صدموں اور غموں سے بچا اے میرے خدا تو تو عالم الغیب ہے۔ تجھے خوب علم ہے کہ بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب بارش نہ ہوتی اور قحط کا ڈر ہوتا تو حضرت عمرؓ سب لوگوں کو نماز استسقاء کے لئے کھلے میدان میں لے جاتے اور یوں دعا کرتے کہ اے ہمارے خدا جب تیرا نبی زندہ تھا تو اس کی خاطر تو ہم پر رحم کرکے قحط کو دور فرمایا اور بارش نازل کیا کرتا تھا۔ مگر اے ہمارے خدا اب تیرا نبی ہم میں موجود نہیں۔ ہاں تیرے نبی کا چچا عباس ہم میں موجود ہے۔ اے خدا تو اس کی خاطر ہم پر رحم فرما۔ اے میرے خدا بخاری میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ کی اس دعا کے بعد بارش ہو جایا کرتی تھی۔ پس ہم بھی اے ہمارے قادر مطلق خدا تجھ سے الحاح اور زاری سے عرض کرتے ہیں کہ تیرا مسیح ہم میں موجود نہیں مگر اس کی محبوب بیوی اور لاکھوں مومنوں کی پاک ماں نصرت جہاں بیگم ہم میں موجود ہے۔ پس اے ہمارے خدا اس کی خاطر ہم سب کی نصرت فرما اور غموں کی آندھی دور فرما کر خوشیوں کی بارش نازل فرما اے رحیم و کریم خدا امۃ الودود کی موت کے زخم کو مندمل فرما اس کے والد کو صبر اور اس کی والدہ کو تسکین اس کے چچوں کو تسلی اور اس کی دادی کو اطمینان اور سب متعلقین کو سکینت نصیب فرما اور ہم سب کے مجروح دلوں پر مرہم رکھ اے ہمارے حکیم و خبیر خدا تیری حکمت پوری ہو چکی۔ تیری مصلحت کام کر چکی اب تو اپنا رخ بدل لے اور اب تیری حکمتیں اور مصلحتیں سب خوشی مسرت اور شادمانیوں کے رنگ میں جلوہ گر ہوں اور اگر تیری نظر میں احمدی جماعت کی کوئی کوتاہی قابل اصلاح ہو تو بھی وہی کر جو تیرا مسیح تجھے کہہ چکا ہے۔

میرے غم و عیب سے اب کیجئے قطع نظر
تا نہ ہو خوش دشمن دیں جس پہ ہے لعنت کی مار

بالآخر میں تجھ سے بصد منت عرض پرواز ہوں کہ تو عزیزہ امۃ الودود کی مغفرت فرما اس کے مدارج بلند فرما اسے ہمارے لئے فرط صدق بنا دے۔ آمین یارب العالمین

اے ہمارے خدا تو غالب کے اس شعر ؎

ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام
ایک مرگ ناگہانی اور ہے

کے مطابق عزیزہ امۃ الودود کی ناگہانی موت کو آخری ابتلا بنا دے اور آئندہ ہم سب کو ہنسا کر خوش کرکے اپنے انعامات کا مورد بنا کیونکہ ؎

تجھ میں سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ٹوکیو ۱۹ جون۔ جاپانی وزیر خارجہ نے فرانسیسی سفیر کو مطلع کیا ہے کہ فرانسیسی ہند چینی سے چین کو برابر مدد پہنچ رہی ہے۔ یہ سلسلہ فوراً بند کر دیا جائے۔ ورنہ جاپانی فوج فوری اقدام پر مجبور ہو گی۔

ماسکو ۱۹ جون۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی کے جنگ میں شریک ہو جانے کی وجہ سے ترکی سے اس کے تعلقات بہت خراب ہو گئے ہیں۔ ترکی نے ٹرکی سے تجارتی تعلقات یکسر منقطع کر دیئے ہیں۔

قاہرہ ۱۹ جون۔ لیبیا کی سرحد پر اطالوی بمباری سے بعض مصری سپاہیوں کی ہلاکت کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ وزیر اعظم مصر نے استفسار پر بتایا۔ کہ ایسی معمولی جھڑپوں کو جنگ و پیکار کا باعث بنانا مناسب نہیں۔ ان کا فیصلہ گفت و شنید سے بھی ہو سکتا ہے۔ تاہم مصر نے اٹلی سے تجارت بند کر دی ہے۔ اطالوی سفیر قاہرہ سے جانے والا ہے۔ اور سکندریہ سے پچاس ہزار لوگ منتقل ہو چکے ہیں۔

لاہور ۱۹ جون۔ آج شہر میں سوا آٹھ بجے سے سوا دس بجے تک بلیک آؤٹ کا تجربہ کیا گیا۔ الارم ہونے پر سارے شہر میں مکمل تاریکی ہو گئی۔

قاہرہ ۱۹ جون۔ حبشہ میں جلا وطن حبشی سرداروں نے اٹلی کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ رسل و رسائل کے ذرائع منقطع کر دیئے ہیں طرابلس میں اطالوی فوجوں پر عربوں نے چھاپے بند کر دیئے ہیں۔

میکسیکو ۱۹ جون۔ روس۔ ترکی یوگوسلاویہ اور رومانیہ کے درمیان ایک نیا معاہدہ ہو رہا ہے جس کا مقصد مشرقی یورپ کو نازی ازم اور فیسی ازم سے بچانا ہے۔

واشنگٹن ۱۹ جون۔ امریکن کانگرس نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر کسی یورپین طاقت نے امریکہ کی کسی بھی ریاست پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ اس کی آزادی کو نقصان پہنچانا چاہا۔ یا اس کی موجودہ سیاسی حالت میں تبدیلی کی کوشش کی۔ تو امریکہ اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا اس تجویز کے حق میں ۳۸۲ اور خلاف ۸ ووٹ تھے۔

کلکتہ ۱۹ جون۔ اخبار سٹیٹسمین کے ایڈیٹر مسٹر آرتھر مور نے حکومت برطانیہ کو مشورہ دیا ہے کہ فوری طور پر ہندوستان کو درجہ نو آبادیات دیئے جانے کا اعلان کر دیا جائے۔ اگر اب اعلان ہو جائے تو مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح وائسرائے کی امداد کرنے سے انکار نہیں کریں گے۔

لنڈن ۱۹ جون۔ نائب وزیر خارجہ نے ہاؤس آف کامنز میں بیان کیا کہ ٹینٹسن کی ناکہ بندی کے سوال پر جاپان اور برطانیہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ برطانیہ نے جاپان کو یقین دلا دیا ہے کہ برطانوی بستی میں دہشت انگیزی کو روکنے کے لئے سخت قدم اٹھایا جائیگا چین کی چاندی کے متعلق بھی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اب وہاں انگریزوں کی مشکلات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور جاپان نے جنگلے اٹھا دیئے ہیں۔

ٹوکیو ۱۹ جون۔ جاپان کی قائم کردہ نیشنل گورنمنٹ نے برطانیہ۔ فرانس اور اٹلی کو پھر نوٹ بھیجا ہے کہ شنگھائی سے اپنی بری و بحری فوجیں ہٹا لیں کیونکہ وہاں قیام امن کے لئے یہ امر اشد ضروری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ نوٹس حکومت جاپان کے ایماء پر دیا گیا ہے۔

بورڈو ۱۹ جون۔ بلجین گورنمنٹ اب یہاں سے جنوبی فرانس چلی گئی ہے

طہران ۱۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت قریباً ۱۸۰۰ جرمن ایران کے مختلف شہروں میں نازی پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور اس مشن پر کافی روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ جون۔ مشرق وسطی میں رائل ایر فورس کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں برطانوی بم برسانے والے جہازوں نے دشمن کے ۸ جہاز یقینی طور پر گرا لئے۔ ممکن ہے پانچ اور جہاز بھی تباہ ہو گئے ہوں۔ ہمارے صرف ۲ جہاز واپس نہیں آ سکے۔

لنڈن ۲۰ جون۔ کل رات اور آج سویرے دشمن کے بم برسانے والے ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر جو حملے کئے اس میں جرمنی کے ۱۶ بمبار طیارے نیچے گرا لئے گئے۔ دشمن کے حملہ سے تین شہروں کو نقصان پہنچا ہے چھ آدمی مارے گئے اور ۱۶ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۲۰ جون۔ انگریزی جہاز کل رات بھر دشمن کی فوجی اہمیت رکھنے والی جگہوں پر بم برساتے رہے جن جہازوں نے اس بمباری میں حصہ لیا ان میں سے صرف ایک واپس نہیں آ سکا

لنڈن ۲۰ جون۔ جرمن ریڈیو سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس میں ابھی لڑائی جاری ہے۔ اور اس نے ہتھیار ڈالنا منظور نہیں کیا۔

لنڈن ۲۰ جون۔ فرانس کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ تین فرانسیسی نمائندے جنہیں صلح کی بات چیت کے لئے مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہو گئے ہیں۔ مگر ان نمائندوں کے نام نہیں بتائے گئے اور نہ یہ بتایا گیا ہے کہ یہ گفتگو کب اور کہاں ہو گی۔

قاہرہ ۲۰ جون۔ کل قاہرہ میں مصر کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ لیبیا کی سرحد پر مصری فوجوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ دشمن پر ابھی حملہ نہ کریں۔ ہاں اگر ان پر حملہ کیا گیا تو انہیں اپنے بچاؤ کے لئے لڑائی کی اجازت ہو گی۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ جب تک گورنمنٹ مصر اور پارلیمنٹ یہ فیصلہ نہ کرے کہ مصر کا فائدہ کس امر میں ہے اس وقت تک لڑائی شروع کر دینا مناسب نہیں۔

لنڈن ۲۰ جون۔ بحیرۂ قلزم کی فرانسیسی بندرگاہ جبوتی سے خبر آئی ہے کہ حبش کے ہر صوبہ میں اطالویوں کے خلاف بغاوت رونما ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے اطالوی ہوائی اڈوں پر بم برسا کر انہیں بھاری نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۲۰ جون۔ امید کے خلاف مصر کے اطالوی سفیر تا حال قاہرہ سے روانہ نہیں ہوئے معلوم ہوا ہے کہ انہیں تا حال روم سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔

لنڈن ۲۰ جون۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے بڑے بڑے فوجی دستے انگلستان پہنچ گئے ہیں۔ وزیر جنگ نے خود ان کا استقبال کیا۔

لنڈن ۲۰ جون۔ کل رات اور آج سویرے دشمن کے سو سے زیادہ ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر حملہ کیا جن میں سے چار گرا لئے گئے۔ کچھ فیکٹریوں کو معمولی سا نقصان پہنچا۔ ۶ آدمی مارے گئے اور سات زخمی ہوئے۔

گولڈ کوسٹ ۲۰ جون۔ گورنمنٹ گولڈ کوسٹ لڑائی کے زمانہ کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ پونڈ گورنمنٹ برطانیہ کو قرض دے رہی ہے جس سے بم برسانے والے ہوائی جہاز خریدے جائیں گے اس قرض پر سود نہیں لیا جائے گا۔

لنڈن ۲۰ جون فرانسیسی ریڈیو نے فرانس کے اس ارادہ کو پھر دہرایا ہے کہ وہ باعزت شرائط پر ہی صلح کر سکتا ہے۔ اگر شرائط معقول نہ ہوئیں۔ تو فرانس کبھی ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ اب فرانس کا رویہ دن بدن مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۰ جون۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اس سے پہلے برطانیہ کہا کرتا تھا کہ وہ دوسروں کے لئے لڑ رہا ہے مگر اب اسے خود اپنے لئے لڑنا ہو گا۔

نیویارک ۲۰ جون۔ امریکہ کی سینٹ نے ملکی بچاؤ کے لئے ایک ارب ڈالر